السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزہ دار اگر بھول کر کھا لے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور جو اسے دیکھ رہا ہو، اس کے لیے کیا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن جب اسے یاد آ جائے، تو اس کے لیے رک جانا واجب ہے حتیٰ کہ اگر لقمہ یا پانی کا گھونٹ اس کے منہ میں ہو تو اسے تھوک دینا واجب ہے۔ اس کے روزے کے صحیح ہونے کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے:

(مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ» (صحیح البخاري، الصوم، باب اذا اکل او شرب ناسیا، ح: ۱۹۳۳ و صحیح مسلم، الصیام، باب اکل الناسی وشربه وجماعة لایفطر، ح: ۱۱۵۵ واللفظ له»

''جو روزہ دار بھول کر کھا یا پی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے، کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔''

کیونکہ بھول کر ممنوع فعل کے ارتکاب پر انسان سے مؤاخذہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ... سورة البقرة ۲۸٦

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیے۔''

اور اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جو شخص اسے دیکھے، اس کے لیے واجب ہے کہ اسے یاد دلا دے کیونکہ یہ برائی سے روکنا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ» (صحیح مسلم، الایمان، باب کون النهی عن المنکر من الایمان، ح: ۴۹»

''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھا دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے۔''

لاریب! روزہ دار کا حالت روزہ میں کھانا پینا برائی ہے اور حالت نسیان میں مواخذہ نہ ہونے کی وجہ سے قابل معافی ہے لیکن دیکھنے والے کے لیے کوئی عذر نہیں ہے، لہٰذا وہ اسے یاد دلائے اور اس سے منع کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 381

محدث فتویٰ